روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۴۷ بدھ ۱۷۔ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۳۔ نبوت ۱۳۷۲ ہش ۳۔ نومبر ۱۹۹۳ء

خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لو

خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ اور اس کے فضلوں کے تم وارث ہو گے۔

یاد رکھو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کے محروم ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ وہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ سے کچھ وعدہ کرتا ہے لیکن جب ان وعدوں کے ایفاء کا وقت آتا ہے تو ایفاء نہیں کرتا۔ ایسا شخص منافق مرتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

رعایت اسباب (احکام دینیہ) میں منع نہیں ہے۔ کسی شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم دوا کریں۔ آپ نے جواب میں فرمایا: کہ ہاں دوا کرو۔ کوئی مرض ایسا نہیں، جس کی دوا نہ ہو۔ ہاں یہ بالکل سچی بات ہے کہ کوئی بَید یا ڈاکٹر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی فلاں دوا ضرور فائدہ کرے گی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر کوئی شخص کیوں مرتا۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہئے کہ متقی بن جاویں۔ دوا بھی کریں اور دعا بھی۔ تنہائی میں بہت بہت دعائیں مانگیں۔ جن لوگوں نے گھمنڈ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی ذلیل کیا۔ لکھا ہے کہ جالینوس کو اسہال کے بند کرنے کا بڑا دعویٰ تھا۔ خدا کی شان کہ وہ خود اسی مرض کا شکار ہوا۔ اسی طرح بعض طبیب مدقوق ہو کر اور بعض مسلول ہو کر اس دنیا سے چل دیئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۵)

محترم صدر صاحب احمدیہ میڈیکل ایسو سی ایشن یہ اعلان کرواتے ہیں کہ:-

تمام ڈاکٹر صاحبان جو پاکستان یا بیرون پاکستان میں رہائش پذیر ہوں اپنے مکمل کوائف اور پتہ مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد بھجوا دیں۔ (ان کوائف میں ایم بی بی ایس، ہاؤس جاب، پوسٹ گریجوایٹ، ڈپلومہ/ڈگری اور موجودہ ملازمت درج ہو) آپ کے تعاون کا شکریہ۔

پروفیسر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری
۲۸۳ مال روڈ راولپنڈی۔ پاکستان۔
Phone(051)583388
Fax(051)580311

جن احباب کے ٹیلی فون نمبر تبدیل ہوئے ہیں وہ الفضل میں نیا نمبر شائع کروانے کے لئے ایک ہفتہ کے اندر اندر الفضل کو اطلاع دیں۔

اعلان گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ اورنگی ٹاؤن کراچی کی رسید بک نمبر ۲۳۷۴ گم ہو گئی ہے اس رسید بک پر کوئی چندہ نہ ادا کرے۔ اگر کسی کو یہ رسید بک مل جائے تو دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود۔ ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ پاکستان)

وضاحت

○ نظارت امور عامہ کی طرف سے الفضل مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء میں مکرم کلیم اللہ صاحب کے بارے میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں ان کی ولدیت غلطی سے مکرم خدا بخش صاحب زیروی لکھی گئی ہے اصل میں کلیم اللہ صاحب کی ولدیت صوفی کریم بخش زیروی ہے۔

(ناظر امور عامہ)

خدا تعالیٰ سے تعلق کو بڑھاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

سچی دوستی اور محبت اور کامل ایمان کا پتہ مصیبت کے وقت ہی لگتا ہے۔ مصیبت کے وقت ساتھ دینے والے ہی سچے دوست ہوتے ہیں۔ آرام کے وقت تو ہر ایک دوست بن جاتا ہے۔ پس تمہیں بھی چاہئے کہ ہر ابتلاء کے وقت تم دیکھو کہ آیا ہمارے ایمان تو ڈگمگا نہیں گئے۔ اگر تمہارے ایمانوں کو ذرہ ذرہ سی مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت میں پھسل جانے کا ڈر ہے تو تم خدا تعالیٰ سے تعلق کو بڑھاؤ اور اپنے ایمانوں کو کامل کرنے کی کوشش کرو۔ کامل ایمان اس شخص کا ہے جو ابتلا اور مصیبت کے وقت اپنے ایمان میں ذرا جنبش نہیں دیکھتا۔ سچے تعلق اور رشتہ کا پتہ تو اس وقت لگتا ہے جبکہ مصیبت اور ابتلاء آئے۔ اس آیت میں فرمایا کہ جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ایسا کمزور ہے وہ کھلے گھاٹے میں ہے وہ کبھی کامیاب اور مظفر و منصور نہیں ہو سکتا۔ پس ہماری جماعت کو چاہئے کہ اپنے اندر ایسا ایمان پیدا کریں اور ذرہ ذرہ سی باتوں پر ابتلاء کا لفظ استعمال نہ کیا کریں۔ اگر روٹی نہ ملی تو کہدیا کہ ابتلاء آگیا، یا کوئی اور چھوٹی سی تکلیف آگئی تو کہدیا ابتلاء آگیا، صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں تو تلوار چلتی تھی اور ابتلاء کا لفظ بھی زبان پر نہ لاتے تھے تم اپنے حوصلوں کو وسیع کرو۔ ایسے کامل ایمان کے لوگ بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت میں موجود ہیں جن سے بیویاں چھن گئیں۔ مکانات چھن گئے۔ عزتیں جاتی رہیں۔ بچوں کو سکولوں سے روک دیا گیا اور طرح طرح کی اذیتیں ان کو دی گئیں مگر انہوں نے کبھی ابتلاء کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ دیکھو! شہزادہ عبد اللطیف صاحب کو کیسی تکالیف دی گئیں۔ مگر انہوں نے کبھی اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ مجھے ابتلاء پیش آیا۔ جو شخص شہزادہ عبد اللطیف صاحب کے واقعات کو پیش نظر رکھے گا وہ ضرور فائدہ اٹھائے گا۔

(از خطبہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۵ء)

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۳ / نبوت ۱۳۷۲ھش ۳ / نومبر ۱۹۹۳ء

پہلوں کے لئے دعائیں

جو شخص کسی کے ساتھ کوئی نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھی نیکی کرنے والا شخص پیدا کر دیتا ہے۔ اگرچہ نیکی اور اچھا کام بذات خود اپنی جزا ہیں اور ان کا عامل کسی جزا کا مطالبہ نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ نیکی کو پھیلانے کے لئے اور دلوں میں نیکی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اور مزید نیکیوں کی ترغیب دلانے کے لئے نیکی کرنے والے کو اس رنگ میں جزا دیتا ہے کہ اس کے ساتھ نیکی کرنے والا کوئی شخص پیدا ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "اپنے پہلوں کو آپ یاد رکھیں اور ان کے لئے دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ آئندہ نسلاً بعد نسلٍ آپ کے ذکر کو زندہ رکھے گا اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔ پس وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے پہلے بھی دعائیں ہوں اور جن کے بعد بھی دعائیں ہوں اور وہ خود بھی دعاؤں کے سائے تلے پرورش پا رہے ہوں"۔

اگر ہم اپنے سے پہلوں کے لئے دعائیں کریں تو یہ ایک نیکی تو ہو گی ہی لیکن اس کے علاوہ یہ بھی تو ہماری نیکی ہی کا ثمرہ ہو گا کہ ہمارے بعد آنے والے ہمارے لئے دعائیں کریں۔ ایسا کرنے سے دعاؤں کا ایک تسلسل جاری ہو جائے گا اور فضائیں ہر وقت دعاؤں سے معمور رہیں گی۔

ایک اور بات جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم پہلوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو از خود ان کی متعدد نیکیاں ہمارے سامنے آجاتی ہیں۔ اور دراصل ہماری دعاؤں کی بنیاد ہی ان کی نیکیاں ہوتی ہیں۔ نیکیوں کے اس طرح یاد آنے کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم ان نیکیوں سے پیار کرنے لگتے ہیں اور طبعی طور پر ہمارے دل میں تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ یہ نیکیاں ہم بھی بجا لائیں۔ اور ایسا ہوتے ہی ہماری اپنی نیکیاں کرنے کی اہلیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

نہ مجھے کسی کا ڈر ہے نہ میں ہچکچا رہا ہوں
یہ کسے خبر نہیں ہے، میں کسے بچا رہا ہوں
کوئی حرف و صوت مجھ سے نہ ہوئے کبھی گریزاں
مرا اسلحہ قلم ہے، میں قلم چلا رہا ہوں

ابوالاقبال

جاگتی آنکھوں دیکھا ہے - کیسا خواب سہانا ہے
سات سمندر پار سہی - پھر بھی آکر ملتا ہے

ہر آنگن کو ساتویں دن - خوشبو سے مہکاتا ہے
کیسے دیکھوں جی بھر کے - چہرہ سورج ایسا ہے

وہ نورانی چہرہ تو - چاند کو بھی شرماتا ہے
دل کو تسلی کیسے ہو؟ شیشہ حائل رہتا ہے

گر جائیں گی دیواریں - میرا دل اب کہتا ہے
ٹیلوں تک بھی آپہنچا - دریا چڑھتا لگتا ہے

ق

دلداری کے رنگ عجیب - ہر دل کا یہ دعویٰ ہے
"مجھ سے پیار ہے اتنا، بس - میرا ہے وہ میرا ہے"

سب کچھ ہے موجود مگر - دل ربوہ میں اٹکا ہے
اپنے پیاروں کو وہ ندیم - یاد بہت ہی کرتا ہے

انور ندیم علوی

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ انصاف کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ اول)

(صاحب ایمان) اور نیک مرد وہی ہیں جو بیماری، غریبی میں نافرمان نہیں ہوتے۔ مقدمات میں سچائی کو ہاتھ سے نہیں دیتے اللہ تعالیٰ تمہیں متقی کرے۔ جس قدر مجلس میں بیٹھے ہیں خدا ان سے راضی ہو اور ناراض نہ ہو۔ تم بھی خدا تعالیٰ سے راضی ہو۔ اور وہ دستگیری کرے کبھی اس کا شکوہ نہ کرو۔ (۔) انصاف کرو، یہ اللہ کا حکم ہے دیکھو کسی کو روپیہ دو اور وہ دھوکا دے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ کوئی تمہارے ساتھ دھوکا کرے، تم کسی کو ملازم رکھو اور وہ سستی سے کام لے تو کیا تم پسند کرتے ہو، اگر نہیں پھر تم دوسروں کے ساتھ بدی کیوں کرتے ہو؟ میں نے دیکھا ہے۔ سردی کا موسم ہے اور سرد ہوا چل رہی ہے بوندا باندی ہو رہی ہے ایک مزدور چوکیدار کہتا ہے۔ خبردار، ہوشیار، وہ باہر پھرتا ہے پھر کیسے افسوس تعجب کی بات ہے کہ وہ چند پیسوں کے لئے اتنا محتاط اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہے اور ہم خدا کے بے انتہا فضلوں کو لیکر بھی (فجر سے پہلے کی عبادت) کے لئے نہ اٹھیں۔ پھر دوسروں پر کیوں بہتان باندھیں۔ دوسروں کے گھر کی فحش باتیں کیوں سنتے ہو پھر تاکید ہے ایتاءِ ذی القربیٰ بھائی ہے۔ بہن ہے۔ چچا ہے۔ ماں باپ اور بیوی کے رشتہ دار (۔) جو بدیاں تمہاری ذات میں ہیں یا دوسروں پر اثر کرتی ہیں ان سے رکو۔ پھر بغاوت سے منع کیا۔ بادشاہوں اور حکام کی مخالفت نہ کرو۔ یہ باتیں کیوں سکھاتا ہے۔ (تاکہ تم متقی بن جاؤ) (فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

آں نہ دانائے بود کز ناشکیبائی نفس
خویشتن رازود تر بر ضدو انکار آورد

وہ عقلمند نہیں جو ناشکیبائی نفس کے باعث فوراً حق کا انکار کر دیتا ہے

صبر باید طالبِ حق راکہ تخم اندر جہاں
ہرچہ پنہاں خاصیت دارد ہماں بار آورد

طالب حق کو صبر چاہئے کہ دنیا میں ہر بیج جو بھی مخفی خاصیت رکھتا ہے اسی کے مطابق پھل لاتا ہے۔

اند کے نورِ فراست باید اینجاں مردرا
تا صداقت خویشتن را خود باظہار آورد

انسان کو کچھ نور فراست بھی چاہئے تاکہ صداقت اپنے تئیں خود ظاہر کر دے

صادقاں را صدق پنہانی نمے ماند نہاں
نورِ پنہاں برجبین مرد انوار آورد

صادقوں کا اندرونی صدق چھپا ہوا نہیں رہ سکتا۔ مخفی نور انسان کی پیشانی پر چمک پیدا کر دیتا ہے

ہر کہ از دستِ کسے خوردانست کاساتِ وصال
ہر زماں رویش سرور وصلِ یار آورد

وہ شخص جس نے کسی کے ہاتھ سے شراب وصل کے پیالے پیئے ہوں اس کا منہ ہر وقت اس یار کے وصل کا سرور ظاہر کرتا رہتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کا اظہار فرماتے ہیں کہ بے صبری کسی طرح بھی عقلمندی کی دلیل نہیں ہو سکتی جو شخص بے صبری کے ساتھ بغیر انتظار کئے جلدی سے سچائی کا انکار کر دیتا ہے اسے کسی طرح بھی عقلمند نہیں کہا جا سکتا ہر بات مکمل ہونے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے جیسا کہ اگر بیج زمین میں ڈالا جائے تو اسے اگنے کے لئے ایک خاص وقت درکار ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ادھر بیج ڈالا اور اُدھر وہ اگنا شروع ہو گیا۔ حضور فرماتے ہیں یہ مثال ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ انسان صبر سے کام لے اور ہر وہ چیز جس کا آغاز دیکھا جاتا ہے اس کی تکمیل کے لئے اسے جتنا وقت درکار ہوتا ہے وہ دیا جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر اس بات کا نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ یا بوئے گئے بیج کا پھل نہیں مل سکتا۔ اگر انسان کے اندر روحانی فراست ہو تو جہاں تک سچائی کا تعلق ہے وہ اپنے آپ اس کے اندر سے پھوٹ کر نکلتی ہے اور اسے پتہ چل جاتا ہے کہ سچائی ہے کیا جو لوگ صادقوں کے زمرہ میں ہوتے ہیں ان کی سچائی ان کا خلوص کسی صورت میں بھی مخفی نہیں رہ سکتا۔ اور جو چیز ان کے اندر مخفی ہوتی ہے یعنی ان کا خلوص اور ان کا صدق وہ از خود ان کے چہرے کی پیشانی پر چمک پیدا کر دیتا ہے۔ اور لوگ پہچان لیتے ہیں کہ یہ شخص صادقوں میں سے ہے اس کے اندر صدق چھپا ہوا ہے۔ اور اس کا اخلاص اور اس کی سچائی اس کے چہرے پر ایک قسم کا روحانی نور چمکا دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پایا ہو۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حسن کے نظارے ظاہر کئے ہوں۔ وہ ہر وقت خدا تعالیٰ سے ملنے کا خواہاں رہتا ہے۔

حضور آخری شعر میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ سے شراب کے پیالے پیئے (اور اس روحانی شراب کا اتنا مزا آتا ہے) تو وہ ہر وقت اس کا ذکر کرتا رہتا ہے اور یہ روحانی شراب پلانے والی چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اس لئے انسان اس کی شراب وصل پی کر ہمیشہ اس کے حقیقی وصل کا خواہاں رہتا ہے۔ اور ہمیشہ اسی کا ذکر کرتا ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جس صبر کی تلقین فرمائی ہے اللہ تعالیٰ وہ ہم سب کو عطا فرمائے اور ہمارے سینوں میں ایسا نور فراست مہیا فرمائے کہ ہم ہر سچائی اور خلوص کو بلا تردد جاننے اور ماننے والے بن جائیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

بیت ہالینڈ کے لئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے خطبہ فرمودہ ۱۲/ مئی ۱۹۵۰ء میں فرمایا۔

میں آج نہایت ہی اختصار کے ساتھ جماعتوں کو ان چندوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں جن کا اعلان عرصہ سے وکالت مال کی طرف سے اخبار میں ہو رہا ہے۔ یعنی بیت ہالینڈ اور بیت واشنگٹن کے لئے چندہ کی تحریک۔ دنیا میں ہر زمانے میں آبادی کے مرکز ہوا کرتے ہیں اور کچھ تہذیب کے مرکز ہوا کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں چند اقوام کو دنیا میں خصوصیت حاصل ہے۔

دوسری تحریک بیت ہالینڈ کے لئے چندہ کی ہے کہتے ہیں عورتوں کے پاس پیسہ نہیں ہوتا۔ لیکن شائد ان کا دل بڑا ہوتا ہے۔ مردوں نے ڈیڑھ لاکھ اکٹھا کرنا ہے۔ اور اس وقت تک صرف پونے بارہ ہزار کے وعدے ہوئے ہیں اور عورتوں نے ساٹھ ہزار روپیہ جمع کرنا ہے۔ مگر اس وقت تک ان کے پونے سترہ ہزار کے وعدے ہیں گویا عورتوں کے وعدے سے مردوں کے ڈیڑھ گنا ہیں۔ میرے پاس جو چندہ کی رپورٹیں آتی ہیں ان میں سے نو جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں عورتوں کا چندہ مردوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ بہرحال ہالینڈ کو بھی یہ فوقیت حاصل ہے کہ انڈونیشیا آزاد ہو گیا ہے۔ پس اب دونوں ملکوں کے آپس میں دوستی کے تعلقات بڑھتے جائیں گے۔ اور ڈچ کامن ویلتھ میں انڈونیشیا کے شامل ہونے کی وجہ سے چونکہ دین حق کے ماننے والوں کو اکثریت حاصل ہو گی اس لئے ڈچ ان کی طرف مائل ہوں گے۔ اور ممکن ہے ہالینڈ دین حق کا مرکز بن جائے۔ اس لئے وہاں کی بیت بھی ایک اہم بیت ہے۔ پس میں اس خطبہ کے ذریعے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کا خیال جانے دیں کہ ان پر کتنے بوجھ ہیں۔ وہ ہمیشہ بوجھ کے نیچے رہیں گے۔ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں رہا جس پر کوئی بوجھ نہیں ہو گا۔ جس انسان پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا۔ وہ خود بوجھ لیا کرتا ہے------ پس بوجھ سے مت ڈرو۔ بلکہ یہ دیکھو کہ تماری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں۔ تم اپنی اس مختصر زندگی میں اور پھر اس سے بھی زیادہ مختصر دولت اور اقتصاد میں اگر کوئی عظیم الشان کام کر جاتے ہو تو تمہاری زندگی ناکام زندگی نہیں ہوتی۔ بلکہ تمہاری زندگی کامیاب زندگی ہوتی ہے۔ جس پر بڑے بڑے لوگ جن کو بظاہر دولت اور اقتصاد حاصل ہوتا ہے حسد کرتے ہیں۔ یا رشک کرتے ہیں یا نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

علمی مسائل

غرض اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ظاہری رنگ میں بھی عرب اور عراق اور شام اور ایران کے باغات اور ان کے محلات کا مالک بنایا اور اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ مگر چونکہ ہر ظاہر اپنے ساتھ ایک باطن بھی رکھتا ہے اس لئے جہاں اس آیت میں ظاہری باغات اور محلات کے عطا کئے جانے کی پیشگوئی تھی جو مسلمانوں کے عہد میں بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اور انہوں نے خود بھی اپنے ترقی کے دور میں بڑے بڑے باغات اور محلات بنائے جو ان کی یادگار کے طور پر آج دنیا میں پائے جاتے ہیں وہاں اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کو روحانی باغ عطا

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادی امتہ الشکور

سیرۃ حضرت اماں جان

ہندوستان کے شہر دہلی میں ایک بزرگ بخارا سے آکر آباد ہوئے ان کا نام خواجہ محمد طاہر تھا۔ ان دنوں ہندوستان پر شہنشاہ اورنگ زیب کی حکومت تھی۔ بادشاہ حضرت خواجہ محمد طاہر کو اپنا پیر مانتا تھا۔ اور آپ کی بہت عزت کرتا تھا سادات کا یہ خاندان اپنے سلسلۂ نسب کی وجہ سے بہت معزز شمار ہوتا تھا۔ اس خاندان میں بہت سے بزرگ پیدا ہوئے۔ اور اسی خاندان میں بارہویں صدی ہجری میں حضرت خواجہ محمد ناصر دہلوی کی پیدائش ہوئی۔ انہیں اس صدی کا ولی کہا جاتا ہے اور ان کے بیٹے حضرت خواجہ میر درد" کو بھی لوگ تیرہویں صدی کا ولی کہتے ہیں انہی خواجہ میر درد" کی نسل میں حضرت نصرت جہاں بیگم پیدا ہوئیں جنہیں ہم حضرت اماں جان کہتے ہیں۔

آپ نے حضرت اماں جان کا نام سنا ہو گا۔ اور آپ کو شوق بھی ہو گا کہ حضرت اماں جان کی سیرت اور زندگی کے بارے میں آپ بھی کچھ جانیں۔ تو ہم نے سوچا کہ آپ کا یہ شوق پورا کریں اور آپ کو اپنی عظیم روحانی ماں کی پیاری پیاری باتیں بتائیں۔ (یہ کتابچہ بچوں کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس میں ہم سب پوری پوری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ادارہ)

آپ کے والدین حضرت اماں جان کے والد میر ناصر نواب صاحب تھے اور آپ کی والدہ کا نام سید بیگم صاحبہ تھا۔ دونوں بے حد نیک اور سادہ تھے اور لوگ آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ یہ دونوں ہی دین کے پابند خدا تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہت محبت کرنے والے اور (عبادات) بڑی پابندی سے پڑھنے والے تھے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ کے بعد آپ دونوں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ آپ کو تمام جماعت احمدیہ حضرت اماں جان کے والدین ہونے کی وجہ سے نانا جان اور نانی جان کے نام سے یاد کرتی ہے حضرت نانا جان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جان نثار فدائی اور جماعت احمدیہ کے انتہائی مخلص خادم تھے۔ آپ (پیشہ کے لحاظ سے) اوورسیئر تھے۔ قادیان میں جماعت کی سب ہی عمارتیں حضرت نانا جان کی بنائی ہوئی ہیں جن کو دیکھ کر ان کے دین کی خدمت کے شوق کا اندازہ ہوتا ہے جس طرح حضرت نانا جانؓ ایک اعلیٰ سید خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ایسے ہی حضرت نانی جان کا خاندان بھی بہت اونچا تھا۔ ان کا ننھیال اور ددھیال سید تھا۔ حضرت اماں جان آپ دونوں کی اکلوتی بیٹی تھیں۔ البتہ بیٹے دو تھے بڑے بیٹے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب تھے اور چھوٹے بیٹے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب تھے۔ حضرت اماں جان کو اپنے دونوں بھائی بہت پیارے تھے۔ اور دونوں ہی خدا کے فضل سے مخلص جاں نثار احمدی اور دین کے خادم تھے۔

آپ کی پیدائش اور بچپن حضرت اماں جان کی پیدائش ۱۸۶۵ء میں دہلی میں ہوئی۔ آپ کی پیدائش سے پہلے حضرت نانا جان کے حالات بہت تنگ تھے بے کاری کا زمانہ تھا۔ لیکن آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ حالات بہتر ہو گئے۔ کھوئی ہوئی جائیداد کا ایک حصہ واپس مل گیا اور ملازمت بھی مل گئی۔ جس سے مالی حالات بہت اچھے ہو گئے۔ گویا آپ کی پیدائش پر ہی اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا کہ یہ ایک بابرکت خاتون ہے حضرت نانا جان نے گھر پر ہی آپ کو تعلیم دی۔ قرآن کریم کی تعلیم کے علاوہ اردو لکھنا پڑھنا سکھایا آپ بچپن ہی سے بہت ذہین تھیں۔ بڑے سلیقے والی تھیں۔ آپ کی تربیت خالص دینی طرز پر ہوئی کیونکہ آپ لوگ دہلی کے رہنے والے تھے۔ اس لئے آپ کا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا پہننا اوڑھنا غرض سب دہلی والوں کی طرح تھا۔ حضرت نانا جان نے آپ کا پہلا نام نصرت جہاں بیگم اور دوسرا نام عائشہ رکھا۔

آپ کی شادی اس زمانے میں لڑکیوں کی شادی بہت چھوٹی عمر میں کر دی جاتی تھی۔ آپ کے بھی بہت سے رشتے آئے لیکن آپ کے والدین کو کوئی رشتہ پسند نہ آتا تھا کوئی رشتہ نانا جان کو پسند نہیں آیا تو کسی کا نانی جان نے انکار کر دیا۔ اصل میں نانا جان کو کسی بہت دیندار رشتہ کی تلاش تھی۔ جب آپ کی عمر ۱۸ سال کی ہو گئی تو حضرت نانا جان نے گھبرا کر حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو لکھا کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک اور صالح داماد عطا کرے۔ ادھر حضور کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تیری دوسری شادی کر دوں اور سب انتظام میں خود کروں گا یہ بھی بتایا کہ تیرا رشتہ دہلی کے ایک سید خاندان میں ہو گا۔

اس لئے جب حضرت نانا جان کا خط پہنچا تو حضور نے اللہ تعالیٰ کی مرضی پر اپنے رشتے کا پیغام بھیجا اور ساتھ ہی لکھ دیا کہ آپ مجھ پر نیک ظن یعنی اعتماد کر کے لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ اس وقت حضور کی پہلی بیوی موجود تھی۔ اس سے آپ کے دو بیٹے بھی تھے۔ بڑے کا نام تھا مرزا سلطان احمد اور چھوٹے تھے مرزا فضل احمد۔ لیکن چونکہ آپ کی پہلی بیوی کی طبیعت میں دنیاداری بہت تھی اور دینی حالت بہت کمزور اس لئے آپس میں بہت معمولی تعلق رہ گیا تھا۔ اور آپس میں بہت بے آرامی کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس لئے اللہ نے چاہا کہ وہ آپ کی دوسری شادی کر دے۔

جب رشتہ آیا تو حضرت نانی جان کو یہ اعتراض ہوا کہ آپ پنجاب کے رہنے والے ہیں آپ کا رہنا سہنا اور زبان دہلی والوں سے مختلف ہے۔ عمر بھی بڑی ہے۔ پہلے شادی ہو چکی ہے اس عرصہ میں حضرت اماں جان کے کئی رشتے آئے لیکن نانی جان کو وہ رشتے پسند نہ آئے۔ اور آخر ایک دن فرمایا ان لوگوں سے تو غلام احمد ہزار درجہ بہتر ہے۔

چونکہ حضرت نانا جان پہلے ہی یہ چاہتے تھے آپ نے موقعہ غنیمت جان کر فوراً ہی حامی بھری اور حضور کو رشتہ کی منظوری کی اطلاع دے دی۔ کچھ عرصہ بعد حضرت اماں جان بیاہ کر دہلی سے قادیان لائی گئیں آپ کا نکاح جامع مسجد دہلی کے مشہور خطیب سید نذیر حسین دہلوی نے پڑھایا۔

رہن سہن اور زبان کے فرق کے باوجود حضرت اماں جان نے اپنے آپ کو اس ماحول میں نہایت خوبی سے ڈھال لیا اس سے آپ کی سمجھ بوجھ لیاقت اور غیر معمولی خوبیوں کا پتہ چلتا ہے کیونکہ یہ کسی عام عورت کے بس کا کام نہ تھا۔ شروع میں تو آپ بہت گھبرائیں۔ یہاں تک کہ حضرت نانی جان کو لکھ بھیجا کہ میں اس قدر گھبرائی ہوئی ہوں کہ شاید میں غم اور گھبراہٹ سے مر جاؤں گی۔

لیکن ایک ماہ بعد جب دہلی گئیں تو حضرت نانی جان کو خود ہی بتایا کہ مجھے تو انہوں نے بڑے آرام سے رکھا ہوا ہے۔ میں یونہی گھبرا گئی تھی۔ شروع شروع میں آپ کا گھبرا جانا ایک قدرتی بات تھی۔ اس کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بتایا کہ اماں جان نے ایک بار ذکر کیا کہ جب تمہارے ابا مجھے بیاہ کر لائے تو یہاں سب خاندان والے سخت مخالف تھے (شاید شادی کی وجہ سے) گھر میں دو چار خادم مرد تھے اور ان بیچاروں کی روٹی بھی گھر والوں نے بند کر رکھی تھی۔ گھر میں عورت کوئی نہ تھی صرف میرے ساتھ فاطمہ بیگم تھیں (یہ خادمہ دہلی سے ساتھ آئیں تھیں) نہ وہ کسی کی زبان سمجھتی تھیں اور نہ ان کی کوئی سمجھے شام کا وقت بلکہ رات تھی جب ہم پہنچے۔ تنہائی کا عالم غیر وطن۔ میرے دل کی عجیب حالت تھی اور روتے روتے میرا برا حال تھا۔ نہ کوئی اپنا تسلی دینے والا نہ منہ دھلانے والا نہ کھلانے والا (کوئی اپنا رشتہ دار نہ تھا) اکیلی حیرانی پریشانی میں آن کر اتری۔ کمرے میں ایک چارپائی پڑی تھی جس کی پائنتی پر ایک کپڑا پڑا تھا۔ اس پر تھکی ہاری جو پڑی ہوں تو صبح ہو گئی۔ اگلی صبح حضور نے ایک خادمہ کو بلوایا اور گھر میں آرام کا سب سامان کر دیا۔

بچو اللہ تعالیٰ نے حضرت اماں جان کو ایک بہت بڑی عزت یہ عطا کی تھی کہ اماں جان کے اپنے خاندان کے ایک بزرگ کو (جن کے متعلق آپ شروع میں پڑھ چکے ہیں) اس شادی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اور پھر حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی اس شادی کے متعلق (بتا دیا تھا) گویا یہ شادی خدا کی عین مرضی کے مطابق تھی۔

ان باتوں کی وجہ سے دوسرے آپ کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آپ سے بہت محبت کرتے اور آپ کی بہت عزت اور قدر کرتے تھے۔ اور انہیں اپنے لئے ایک مبارک وجود سمجھتے۔ حضرت اماں جان کو بھی اس بات کا بہت احساس تھا اور بعض دفعہ بڑی محبت اور ناز سے کہا کرتیں کہ "میرے آنے کے ساتھ آپ کی زندگی میں برکتوں کا دور شروع ہوا ہے"۔ اس پر حضور مسکرا کر جواب دیتے "ہاں یہ ٹھیک ہے۔"

حضرت اماں جان بھی حضور سے بہت محبت کرتی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دو سینوں میں ایک ہی دل دھڑک رہا ہو۔ جس طرح عام میاں بیوی میں جھگڑے ہوتے ہیں ویسے ان دونوں میں کبھی کوئی جھگڑا نہ ہوتا۔ حضور حضرت اماں جان کے ساتھ پیار سے نرم لہجے میں بات کیا کرتے۔ گھر کے کاموں میں کبھی کوئی اونچ نیچ ہو بھی جاتی تو آپ کچھ نہ کہتے۔ ایک واقعہ حضرت اماں جان نے خود سنایا کہ میں پہلے پہل جب دہلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو گڑ کے چاول بہت پسند ہیں میں نے بڑے شوق سے ان کے پکانے کا انتظام کیا۔

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

حصول علم کے ذرائع

علم کیا ہے۔ علم دراصل چیزوں کی ماہیت اور خصوصیات کا ادراک اور معلومات کے حصول کا نام ہے۔ مشاہدہ سے پتہ چلا ہے کہ انسان تین ذریعوں سے علم حاصل کر رہا ہوتا ہے حصول علم میں ویسے تو انسان کی تمام حسیں کام آرہی ہیں جن میں لمس کی حس۔ چکھنے کی حس اور سونگھنے کی حس شامل ہیں مگر بالعموم زیادہ استعمال دو حسوں کا ہو رہا ہوتا ہے ایک ذریعہ جس سے علم حاصل ہوتا ہے وہ آنکھ یا بصارت ہے اور غالباً" حصول علم کا یہ سب سے بڑا اور اہم ذریعہ ہے۔ انسان اپنے گردوپیش کے ماحول۔ اشیاء نباتات۔ جمادات غرض بے شمار چیزوں کا ادراک سب سے پہلے آنکھ کے ذریعہ سے ہی کرتا ہے۔ دوسرا علم کا ذریعہ سماعت ہے۔ یعنی انسان سماعت کے ذریعہ علم حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے سے علم سماعت ہی کے ذریعہ سے ہی منتقل ہوتا ہے۔ آپس میں تبادلہ خیالات۔ لیکچر۔ گفتگو۔ تقاریر غرض سماعت کے بہت سے ذرائع ہیں جن سے علم کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا رہتا ہے۔ سماعت کے ذریعہ سے ہی ڈاکٹر ٹھوک بجا کر آواز سے معلوم کرتے ہیں کہ اندرونی اعضاء میں کیا نقص یا کمزوری واقع ہوئی ہے۔ E.C.G اور ULTRA SOUND وغیرہ اسی کی ترقی یافتہ قسمیں ہیں بعض لوگوں کی سماعت کی حس اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ کار کے انجن کی آواز سن کر ہی بتا دیتے ہیں کہ اس میں کیا خرابی ہے۔ پھر تحریر علم کا ایک نہایت ہی اہم عنصر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ اگر لکھنے کا رواج ترقی نہ پاتا تو علم میں جو انقلاب آیا ہوا ہے وہ کبھی ممکن نہ ہوتا۔ اب تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ علم کا ایک سیلاب آیا ہوا ہے جو چیز کل حقیقت تھی وہ آج نئی تحقیق کے ذریعہ غلط ثابت ہو رہی ہے یا اس میں ترمیم ہو رہی ہے اور نئی تحقیقات کو فوری طور پر دنیا کے کونے کونے میں تحریر کے ذریعہ پھیلا دیا جاتا ہے اگر تحریر کا فن ترقی نہ کرتا تو علم ہوتے ہوئے بھی بہت محدود تعداد میں لوگ اس سے فیض حاصل کر رہے ہوتے۔ جتنے رسائل۔ کتب اور اخبارات آج کل کے دور میں ہر روز چھپتے ہیں گزشتہ پوری صدی میں بھی نہیں چھپے ہوں گے۔ پھر اب تو سمعی بصری یعنی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا زمانہ ہے جس نے تعلیم کے میدان میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔

اس بات پر تحقیق ہوئی ہے کہ وہ کون سی صلاحیتیں اور ذرائع ہیں جن پر زیادہ توجہ دے کر انسان اپنے علم میں ترقی کر سکتا ہے۔ یہ بصارت سماعت اور دوہرانا ہے اس تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات بھی نوٹ کی گئی کہ ان امور میں انسانوں میں فرق پایا جاتا ہے یعنی بعض لوگ اگر کوئی چیز دیکھ لیں تو وہ اسے بآسانی یاد رکھ لیتے ہیں مثلاً اگر وہ کوئی چیز لکھی ہوئی دیکھیں تو یہ چیز ان کے دماغ میں بہت جلد Register ہو جاتی ہے اور وہ اسے زیادہ لمبے عرصہ تک یاد رکھ سکتے ہیں یعنی ان کی بصارت کی حس دوسری حسوں سے زیادہ Developed ہوتی ہے۔ جبکہ بعض لوگ جب تک اسے اپنے ہاتھوں سے لکھ نہ لیں چیزیں انہیں یاد نہیں رہتیں پھر بعض لوگ جب تک اسے زبان سے دہرا نہ لیں چیزیں یا باتیں ان کے ذہن سے مٹ جاتی ہیں ان لوگوں کی سماعت کی حس نسبتاً زیادہ فعال ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص موٹر کار کا نمبر دیکھ کر اسے آسانی سے یاد رکھ لیتا ہے اور دوسرا جب تک وہ دیکھا ہوا نمبر اپنے ہاتھ سے نوٹ نہ کر لے اسے بھولنے کا امکان رہتا ہے۔ بہت سے اشخاص کو دیکھا ہوا اور لکھا ہوا نمبر بھی بھول جاتا ہے لیکن اگر وہ اسے دو چار مرتبہ دہرا لیں تو پھر یہ نمبر ان کے حافظہ سے آسانی سے نہیں مٹتا اور پختہ ہو جاتا ہے ایک مرتبہ میں نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے پوچھا کہ آپ کی یادداشت اتنی حیران کن حد تک تیز ہونے کی کوئی خاص وجہ ہے فرمانے لگے کہ اول تو یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے دوسرے جہاں تک کسی خاص وجہ کا تعلق ہے تو میں واقعات کو بہت دوہراتا ہوں اور انہیں ایک تسلسل میں بیان کرتا ہوں مثلاً اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ آپ کراچی کب تشریف لائے تو میں ایک مختصر جواب کہ "کل" کی بجائے اسے بتاؤں گا کہ میں گزشتہ پرسوں تیز گام (یا جو بھی گاڑی ہو) جو لاہور سے صبح اتنے بجے فلاں نمبر کے پلیٹ فارم سے چلتی ہے روانہ ہو کر کل شام کراچی پہنچا تھا اور گاڑی فلاں پلیٹ فارم پر آئی تھی فلاں فلاں دوست ہمیں لاہور رخصت کرنے آئے ہوئے تھے اور فلاں فلاں لینے کے لئے۔ راستہ میں اگر کوئی غیر معمولی واقعہ ہوا ہو تو وہ بھی بیان کردوں گا اسی وجہ سے اگر آپ مجھ سے ۴۰ سال قبل جو گاڑی لاہور سے چل کر کراچی جاتی تھی اور اگر میں نے اس پر سفر کیا ہوا ہو تو میں آپ کو گاڑی کی روانگی کا وقت اگر وہ لیٹ ہوئی ہو تو بھی اور کراچی پہنچنے کا وقت تک بتا دوں گا۔ اسی لئے یادداشت کے ماہر مشورہ دیتے ہیں کہ اگر آپ کو لوگوں کے نام بھولنے کی عادت ہو تو جب کسی نئے شخص سے آپ کا تعارف ہو تو اول آپ اسے غور سے دیکھیں (گھورنے کی ضرورت نہیں) اگر اس کے بشرے میں کوئی خاص بات ہو مثلاً لمبے بال رکھتا ہو یا گنجا ہو وغیرہ وغیرہ تو اسے نوٹ کریں پھر جب وہ اپنا نام بتائے تو اسے دوہرائیں تو بالعموم جب وہ شخص آپ کو دوبارہ ملے گا تو آپ کو نام یاد نہ رکھنے کی شرمندگی نہیں اٹھانی پڑے گی۔ غرض بات دوہرانے سے چیزیں یادداشت میں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ یہ تو یادداشت کی بات ہوئی بھلا اس کا علم سے کیا تعلق مگر حقیقت یہ ہے کہ علم کا اس سے بہت گہرا تعلق ہے اگر آپ ایک بات دیکھتے یا سنتے یا پڑھتے ہیں اور وہ آپ کے دماغ پر مستقل نقش نہیں چھوڑتی تو وہ آپ کے علم میں حقیقی اضافہ کا موجب نہیں ہو سکتی۔ وہ اسی طرح سے ہے کہ آپ نے سلیٹ پر کچھ لکھا اور چند منٹ بعد پھر سلیٹ صاف کر دی جب تک حاصل کیا ہوا علم آپ کے وجود کا حصہ نہیں بن جاتا اس وقت تک وہ علم آپ کو کچھ زیادہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی آپ اسے آگے منتقل کر سکتے ہیں۔ شاید اسی بنا پر ریاضی کے استادوں کی یادداشت دوسروں کے مقابل میں زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک مسئلہ کو سمجھانے کے لئے تینوں عناصر سے کام لے رہے ہوتے ہیں یعنی بصارت لکھنا اور دوہرانا۔

اس لئے انسان کو چاہئے کہ وہ خود تجربہ سے معلوم کرے کہ اس میں کون سی استعداد زیادہ مضبوط ہے اور Developed ہے بصارت کی لکھنے کی یا دوہرانے کی پھر جو بھی استعداد زیادہ Developed ہو اس کا استعمال زیادہ کرے لیکن باقی دونوں کی طرف بھی جب تک کماحقہ توجہ نہیں دے گا اسے علم کے حصول میں دشواری کا سامنا ہوتا رہے گا۔ اس لئے طالب علموں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ وہ حصول علم کے مراحل میں سے گزرتے ہوئے ان تینوں شعبوں کی طرف توجہ دیں۔ جب استاد پڑھا رہا ہو اور اگر بلیک بورڈ کا استعمال بھی کر رہا ہو تو پورے غور اور توجہ سے دیکھیں کہ وہ کیا لکھ رہا ہے۔ اگر لیکچر دے رہا ہو تو اپنی سماعت کی قوت کا بھرپور انداز میں استعمال کریں اور پھر بورڈ پر جو لکھا گیا ہے یا جو لیکچر دیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ نوٹس لیتے جائیں تاکہ ہاتھ یا لکھنے کی قوت کا بھی استعمال ہو رہا ہو اور پھر اسے گھر آکر بلند آواز سے دوہرائیں پھر دیکھیں کہ وہ چیز اللہ نے چاہا تو آپ کے حافظہ اور دماغ میں نقش ہو جائے گی اور اگر آپ

ان تینوں قوتوں کا عمل بار بار دہرائیں تو پھر تو قوی امید رکھی جا سکتی ہے کہ آپ اسے شاذ ہی بھولنے پائیں اور موقعہ آنے پر پردہ تحت الشعور سے نکل کر شعور میں آجائے گی

مثلاً سائیکل چلانا سیکھنے یا تیراکی کے لئے چند گھنٹے درکار ہوتے ہیں لیکن کیونکہ سائیکل چلانے کا عمل اکثر اور کئی بار کرتے ہیں یا اکثر تیراکی کی مشق کرتے رہتے ہیں اور ان ہنروں کو سیکھنے کے لئے جو وقت درکار ہوتا ہے اس سے کئی گنا وقت آپ ان پر عمل کو دوہرانے پر صرف کرتے ہیں یعنی عمل کی Repitition بہت ہوتی ہے اس لئے آپ اگر کئی برسوں بعد بھی سائیکل چلانا چاہیں یا تیراکی کریں یا موٹر کار چلانا چاہیں تو آپ کو کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی لیکن یہ وہ چیزیں ہیں جن کو غالباً" Motor Retention کی اصطلاح سے تشبیہ دی جاتی ہے اس میں بالعموم اعضاء سے کام کرنے کی چیزیں مثلاً موٹر چلانا۔ ہل چلانا۔ سائیکل چلانا۔ تیراکی۔ لکڑی پر رندہ لگانا وغیرہ وغیرہ آتے ہیں لیکن یہ اصول علم کے دوسرے شعبوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

بقیہ : ص ۴

تھوڑے سے چاول منگوائے۔ اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا وہ بالکل راب بن گئے جب دیگچی چولھے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ حیران تھی کہ اب کیا کروں اتنے میں حضرت صاحب آگئے میرے چہرے کو دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے پھر فرمایا نہیں یہ تو بہت مزیدار ہیں میری پسند کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے ہی زیادہ گڑ والے تو مجھے پسند ہیں یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے۔ حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کو اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا۔

تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ قانون قدرت کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون-سین

اقوام متحدہ کی مالی مشکلات

اقوام متحدہ ایک عرصہ سے مالی مشکلات کا سامنا کر رہی ہے کئی دفعہ یہ بات کہی گئی ہے کہ شائد اگلے چند ماہ کے بعد اس کے کارکنوں کو بھی کوئی رقم نہ مل سکے۔ لیکن بہر حال رقم آتی ہی رہتی ہے اور کام چلتا رہتا ہے۔ اس کے لئے جو فارمولا پہلے سے کام کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ ہر ملک اپنے بجٹ کی اہلیت کے مطابق چندہ ادا کرے۔ لیکن اپنے آپ کو مشکلات میں دیکھ کر اقوام متحدہ نے اب یہ کہا ہے کہ جملہ ممالک اپنی خرید کی اہلیت کے مطابق چندہ ادا کیا کریں۔ پاکستان کے نمائندہ جمشید مارکر نے جنرل اسمبلی کی بجٹ کمیٹی سے کہا ہے کہ کل قیمت خرید پر جو اقوام متحدہ رقوم وصول کرنے کا سوچ رہی ہے وہ درست نہیں ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے بجٹ کے مطابق حصہ لینا چاہئے خرید کی اہلیت کے مطابق چندہ دینے کو عالمی مالیاتی فنڈ نے بھی مسترد کر دیا ہے۔ اس کمیٹی کے سربراہ پاکستان کے ایک سابق وزیر خزانہ سید امجد علی ہیں۔ جو اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر بھی ہیں۔ سید امجد علی اس سال کے اختتام پر اپنے عہدہ سے فارغ ہو رہے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اس حیثیت سے ۲۷ سال کام کیا ہے۔ اس بات کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ان کی فراغت کے بعد پاکستان کے ایک سابق وزیر خارجہ آغا شاہی ان کی جگہ لیں گے۔

سیکیورٹی کونسل کے نئے ممبران

گذشتہ روز ہم نے اپنے قارئین کو اطلاع دی تھی کہ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے دو سالہ ٹرم والے نئے اراکین کا انتخاب ہونے والا ہے اب یہ انتخابات ہو چکا ہے اور اس کے نتیجہ میں اومان نائیجیریا، ارجنٹائن، چیک ریپبلک اور روانڈا منتخب ہو گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ اسلامی بلاک میں سے مراکو کے بعد اومان کے منتخب ہو جانے کی وجہ سے اسلامی بلاک کے اراکین کی تعداد میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اومان کے علاوہ پاکستان اور جبوتی بھی اس کے رکن ہیں۔ نئے ممبر جو منتخب ہوئے ہیں وہ جاپان، مراکش، وینزویلا، ہنگری کیپ ورڈے کی جگہ لیں گے۔ برازیل، پاکستان، نیوزی لینڈ اور سپین پانچ غیر مستقل رکن ہیں اور ان کی ٹرم ۱۹۹۴ء کے آخیر میں ختم ہو گی۔ جیسا کہ احباب جانتے ہیں سیکیورٹی کونسل کی ذمہ داری یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے اور تحفظ کا کردار ادا کیا جائے۔ بتایا گیا ہے کہ جب ووٹنگ ہوئی تو نائیجیریا کو کئی بار ووٹ لینے کے بعد ۲/۳ اکثریت حاصل ہوئی۔ اس کی راہ میں گنی بساؤ حائل تھا۔ بعد میں گنی بساؤ نے اپنے آپ کو اس دوڑ سے الگ کر لیا۔ گنی بساؤ نے ۴۳ ووٹ حاصل کئے نائیجیریا نے ۱۱۹ حالانکہ صرف ۱۰۲ ووٹ درکار تھے۔ افریقہ کے ممالک میں سے روانڈا نے ۱۵۳ ووٹ لے کر رکنیت کا استحقاق پایا جہاں تک ارجنٹائن اور اومان کا تعلق ہے یہ لاطینی امریکہ اور ایشیائی گروپ کے ایسے امیدوار تھے جو بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ مقابلے کے دوران مشرقی یورپ کی نشست کے لئے چیک ریپبلک اور بیلارس نے پہلی دفعہ دو تہائی اکثریت حاصل کی۔

ڈاکٹر نور جہاں پانے زئی

پاکستانی سینیٹ کی قائم مقام چیئرپرسن ڈاکٹر نور جہاں پانے زئی نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو چاہئے کہ وہ جتنی جلد ممکن ہو کشمیر سے متعلق قراردادوں پر عمل کروائے۔ ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی نیویارک میں پارلیمنٹ کے اراکین سے عالمی ایکشن کے لئے خطاب کر رہی تھیں۔ آپ نے کہا کہ عالمی برادری کو چاہئے کہ وہ اپنی توجہ مقبوضہ کشمیر پر مرکوز کرے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں انسانی حقوق نہایت شدت کے ساتھ پامال کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں امن اور تحفظ کا احساس صرف اسی طرح پیدا ہو سکتا ہے کہ اقوام متحدہ اپنی قراردادوں کو نہ صرف دنیا کے سامنے پیش کرے بلکہ ان پر عمل بھی کرائے انسانی حقوق کو ایک ہی طرح ہر جگہ پر پیش نظر رکھنا چاہئے یہ نہیں کہ کسی جگہ اس کا زیادہ خیال رکھا جائے اور کسی جگہ اس سے صرف نظر کر لیا جائے۔ ایسا کرنے سے دنیا میں بے یقینی پیدا ہونے کا ڈر ہے اور یہ بے یقینی بڑھتے بڑھتے اقوام متحدہ پر سے اعتماد اٹھا سکتی ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ پر اسی بات کے لئے بھی زور دیا کہ اقوام متحدہ کی اس سلسلے میں اہلیت بڑھانے کی ضرورت ہے کہ وہ رفاہ عامہ کے کام کر سکے اور سماجی اقتصادیات میں بھی لوگوں کی مددگار ثابت ہو۔ پانیزئی نے کہا کہ عالمی تقاضے اور مواقع بدل رہے ہیں ہم نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ ان تمام تقاضوں کے مطابق پورا اتریں گے۔ یہ باتیں ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ہم اپنی تمام تر قوت اور پختہ ارادے کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں گے اور دنیا کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ بین المملکتی جھگڑوں کو نبٹانے کے لئے اقوام متحدہ کو زیادہ مضبوطی کے ساتھ کارروائی کرنی چاہئے کیونکہ پاکستان کے خیال کے مطابق انسانی حقوق کی پاسداری اور قیام امن ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

صومالیہ / قیام امن

صومالیہ کی کیفیت کسی طرح بھی بہتر نہیں ہو رہی۔ بطروس غالی سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ نے اب کہا ہے کہ اگر امریکہ نے صومالیہ میں زیادہ دیر رہنے اور وہاں کے آپس میں لڑنے والے قبائل کا اسلحہ لینے میں ناکامی دکھائی تو اقوام متحدہ کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گی حقیقت یہ ہے کہ جنرل فرح آئیدید نے اب تک امریکیوں کے بھی کئی فوجی جان سے مار ڈالے ہیں اور اس کے نتیجہ میں امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال کے آغاز میں اپنی ساری فوجیں واپس بلا لے گا۔ بطروس غالی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ حالات چاہے کیسے بھی ہوں امریکہ کو اپنی فوج صومالیہ میں اس وقت تک ضرور رکھنی چاہئے جب تک کہ وہاں قبائلی جھگڑے ختم نہیں ہو جاتے اور امن قائم نہیں ہو جاتا۔ جہاں تک فوجیوں کے مارے جانے کا سوال ہے لیکن پاکستان اپنے فوجیوں کو واپس بلانے کی نہیں سوچ رہا۔ اصل مقصد حاصل کیا جانا ضروری ہے اور وہ ہے صومالیوں کے درمیان قیام امن۔

بقیہ : ص ۳

کئے جانے کا بھی وعدہ کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ یہ تو تجھ سے وہ باغات مانگتے ہیں جو آج سرسبز شاداب ہوتا ہے تو کل گل سڑ جاتا ہے کبھی زمین کی خرابی کی وجہ سے وہ پھل نہیں دیتا کبھی پانی کی کمی اسے خشک کر دیتی ہے کبھی بیماریاں اس کے پھلوں کو تباہ کر دیتی ہیں کبھی ہوائیں اس کے پھولوں کو گرا دیتی ہیں لیکن ہم تجھے وہ باغات دینے والے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یعنی وہ باغ کبھی خشک نہیں ہوں گے بلکہ ہمیشہ ہرے بھرے اور سرسبزو شاداب رہیں گے۔ اور دیکھنے والوں کی آنکھوں کو تراوت اور ان کے دلوں کو راحت پہنچائیں گے۔ اور دنیا پر ہمیشہ کے لئے اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور آپ کی حقانیت کو ظاہر کرتے رہیں گے۔

مالی قربانی کی استطاعت بڑھائی جاسکتی ہے یہ آنے والے وقت کا تقاضا ہے

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید کو جاری فرمایا تو اس کی خاطر مالی قربانی کی استطاعت کو بڑھانے کے لئے سادہ زندگی کا مطالبہ بھی سرفہرست رکھا۔

حضور نے فرمایا۔

"اس زمانے میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس میں مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کو کم کر دیں تا کہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں"

(کتاب مطالبات تحریک جدید)

یہ ایک حقیقت ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں انسان کئی اخراجات ایسے اٹھاتا رہتا ہے کہ اگر ان سے اجتناب کیا جائے تو نہ صرف یہ کہ نقصان سے بچ جاتا ہے بلکہ معقول فائدہ بھی ہو جاتا ہے مثال کے طور پر تمباکو نوشی کی عادت ہے اس کو ترک کرنے سے نہ صرف یہ کہ معقول رقم بچائی جاسکتی ہے بلکہ بے شمار فوائد بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں کینسر جیسی موذی مرض کے خدشہ سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کا اخلاص یقیناً آپ سے تقاضا کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کی جائے اندریں صورت مخلصین جماعت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ آنے والے انعامات کے دور میں اپنی مالی قربانی کی استطاعت کو سادہ زندگی اختیار کر کے بڑھائیں۔

حضور فرماتے ہیں۔

"اگر آپ دل کی توفیق کے مطابق حصہ لیں گے تو اموال کی توفیق اللہ تعالیٰ خود بڑھا دے گا"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور مرکزی منظوری کے بعد اپنی تاریخ ۱۹۵۷ء تا ۱۹۹۳ء مرتب کر رہی ہے جس میں ساہیوال، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، لاہور، اوکاڑہ، قصور، بہاولنگر اضلاع شامل ہیں۔

اس اہم تاریخ ساز کام کی ہر رنگ میں بر وقت اور صحیح تکمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منور علی شاہد (معتمد علاقہ لاہور)
کنوینر کمیٹی تاریخ
ٹیلی فون گھر ۶۸۱۲۹۲۱
A/۱۱۵ علامہ اقبال روڈ۔ لاہور

○ محترمہ دولت بی بی صاحبہ والدہ مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع جھنگ بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مولود احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب جمال پور۔ ضلع خیرپور سندھ شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد افضل زاہد خان رند صاحب انسپکٹر فائر بریگیڈ لاہور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بہت سخت بیمار ہیں اور اب گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم میاں عبد الرشید صاحب فاروقی لاہور (والد مکرم عبد الباسط طارق صاحب مربی جرمنی) پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور جنرل ہسپتال کے وارڈ نمبر ۶ میں داخل ہیں۔

آئندہ چند دنوں میں ان کا اپریشن متوقع ہے۔

○ محترمہ امت القدوس صاحبہ بنت مکرم قریشی عبد الرشید قریشی صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید ربوہ۔ عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ اب ڈاکٹروں نے کینسر کی تشخیص کی ہے۔

احباب جماعت سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ مکرم محمد بخش عرف بخشی آف ڈیرہ غازی خان ذہنی طور پر معذور ہیں۔ یہ مختلف جماعتوں میں جاتے رہتے ہیں۔ احباب انہیں حکمت سے سمجھا کر واپس بھجوا دیا کریں۔ (نائب ناظر امور عامہ)

ولادت

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شیر علی صاحب (فیصل آباد) لکھتی ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ منصورہ کریم اللہ کے ہاں آٹھ سال کے بعد بفضل خدا بچی ہوئی ہے۔ عزیزہ اور بچی کچھ علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نام کی وضاحت

حال ہی میں الفضل میں ایک دوست نسیم احمد سیفی کا اعلان شائع ہوا ہے کہ انہوں نے اپنا نام تبدیل کر کے نسیم احمد یو سیفی رکھ لیا ہے۔

بعض دوست مجھ سے استفسار کر رہے ہیں کہ میں نے اس وقت اپنا نام کیوں بدل لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ میرا نام نسیم سیفی ہے نہ کہ نسیم احمد سیفی اگرچہ بہت سے دوست مجھے خط لکھتے ہوئے نسیم احمد سیفی ہی لکھتے ہیں میں نے اس نام میں احمد کا بابرکت نام آنے کی وجہ سے کبھی کسی کو توجہ نہیں دلائی لیکن حقیقت میں میرا نام نسیم سیفی ہے نہ کہ نسیم احمد سیفی۔ جس دوست کا اعلان شائع ہوا ہے۔ وہ یہ خاکسار نہیں بلکہ کوئی اور دوست ہے۔

البتہ میرے ایک ماموں زاد بھائی کا نام (کرنل) نسیم احمد سیفی ہے۔

نسیم سیفی

الفضل انٹرنیشنل لندن

کا اجراء

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اور حضور ایدہ اللہ کی رہنمائی میں اخبار الفضل انٹرنیشنل کا لندن سے اجراء ہو چکا ہے۔ اس کا پہلا شمارہ نمونے کے طور پر جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر شائع ہو چکا ہے۔

مستقل بنیادوں پر اخبار کو جاری کرنے کے سلسلہ میں جملہ انتظامات اب تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

احمدی اہل قلم اور شعراء صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنے مضامین اور کلام خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں اور اس سلسلہ میں خاکسار سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نیز احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل انٹرنیشنل کے سالانہ چندہ کی شرح حسب ذیل ہے۔

یورپ = ۲۷ پونڈ
افریقہ، امریکہ، کینیڈا و دیگر ممالک = ۳۶ پونڈ

رشید احمد چوہدری
مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل
۱۶ گریسن ہال روڈ لندن
S.W.18-5-QL

مستحق ذہین طلبہ کے لئے

"شعبہ امداد طلبہ" میں

اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ:: ۲-نومبر- موسم سردی کی طرف مائل ہے ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۷ درجے سنٹی گریڈ

○ صدارتی انتخاب میں متفقہ امیدوار کے تعین پر بات چیت جاری ہے۔ اس کے علاوہ پیپلز پارٹی کو بھی اپنا امیدوار چننے میں مشکل پیش آرہی ہے۔ صدارتی انتخاب کے لئے امیدوار کا تعین محترمہ بے نظیر بھٹو کی سیاسی زندگی کا ایک مشکل ترین فیصلہ قرار دیا جا رہا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے وزیر خارجہ فاروق لغاری، آصف زرداری، آفتاب شیرپاؤ اور مصطفیٰ کھر پر مشتمل مذاکراتی ٹیم نے سابق صدر غلام اسحاق خان سے بات چیت کی اور ان سے رہنمائی کی درخواست کی۔ ٹیم نے کہا کہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ صدارتی انتخابات میں بھی ہمیں آپ کی ضرورت ہے۔

○ باوثوق ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ مسٹر غلام اسحاق خان نے صدارتی دوڑ میں دستبردار ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں اس بارے میں وزیر اعظم سے ہر وقت مذاکرات کے لئے تیار ہوں۔

○ صدارتی انتخاب کے سلسلے میں نوابزادہ نصراللہ، اکبر بگٹی، فضل الرحمان اور جتوئی نے بے نظر بھٹو سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے انہیں کہا کہ اگر این ڈی اے کا متفقہ امیدوار سامنے آیا تو وہ اس کی حمایت پر غور کریں گی۔

○ وسیم سجاد کے اعزاز میں اکبر بگٹی نے عشائیہ دیا جس میں مصطفیٰ جتوئی اور الٰہی بخش سومرو بھی شریک ہوئے۔ وسیم سجاد اور اکبر بگٹی نے بند کمرے میں طویل مذاکرات کئے۔ جس کے بعد دونوں نے صحافیوں کے سوالوں کو ٹال دیا۔

○ ایک اخباری تجزئے کے مطابق صدارتی انتخاب میں ترپ کا پتہ سابق صدر غلام اسحاق کے پاس ہے۔ سابق صدر غلام اسحاق بظاہر کمزور امیدوار ہیں عوام بھی ان کے خلاف ہیں اور دونوں بڑی جماعتوں کے کارکن بھی۔ لیکن جونیجو لیگ کے اراکین کی حمایت انہیں حاصل ہے۔ اگر پیپلز پارٹی نے اپنا امیدوار واپس نہ لیا تو جونیجو لیگ بھی اپنا امیدوار کھڑا رکھے گی جس سے مرکز اور پنجاب کی مخلوط حکومتوں کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ فاروق لغاری ہمارے صدارتی امیدوار ہیں وہی جیتیں گے۔ چٹھہ لیگ ہماری حمایت کرے گی۔ مرتضیٰ بھٹو کو لینے کراچی جا رہی ہوں اس کے آنے سے پیپلز پارٹی یا بے نظیر کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ آپ نے صدر کے انتخاب کے لئے فاروق لغاری کے نام کی منظوری امریکہ یا آرمی چیف سے لے لی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ فیصلہ اتفاق رائے سے ہوا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ غلام اسحاق سے نہ ہم نے استعفیٰ لیا اور نہ انہیں ایوان صدر میں واپس لانے کا وعدہ کیا کوئی ایسا خفیہ معاہدہ نہیں ہوا جس کے تحت پیپلز پارٹی پر فرض عائد ہوتا ہو کہ وہ صدارتی الیکشن میں غلام اسحاق کی حمایت کرے۔

○ قائم مقام صدر وسیم سجاد نے اپنی حمایت حاصل کرنے کے لئے اہم سیاسی رہنماؤں سے بات چیت کی۔ وہ ایم این اے ہاسٹل گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل کے محاصرے کو ۱۹- دن ہو چکے ہیں۔ محصورین کے بھارتی فوج سے مذاکرات ناکام ہو چکے ہیں۔ مسئلے کے حل کا کوئی ذریعہ دکھائی نہیں دے رہا۔ بھارت نے گذشتہ روز مزید ۱۲- کشمیری باشندوں کو ہلاک کر دیا۔ وادی میں درگاہ حضرت بل کے محاصرے کے خلاف ہڑتال اور مظاہرے جاری ہیں۔ کئی شہروں میں کرفیو لگا ہوا ہے۔

○ کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی غیر اعلان شدہ جنگ کے نتیجے میں ۴۸ گھنٹوں میں ۳۳- افراد کو شہید کر دیا گیا۔ چکوٹھی، ملارپور، باکو اور باغ میں بھارتی فوج کی شدید فائرنگ سے متعدد افراد ہلاک و زخمی ہو گئے۔ سینکڑوں مویشی بھی مارے گئے۔

○ میڈیکل سٹوڈنٹس لاہور میں شاہراہ قائد اعظم پر مسلسل ۳۰ گھنٹے دھرنا دیئے بیٹھے رہے۔ انتظامیہ اور پولیس نے کئی بار طلباو طالبات کو یہاں سے ہٹانے کی کوشش کی مگر مظاہرین نے اٹھنے سے انکار کر دیا۔

○ سید فیصل صالح حیات وزیر اعلیٰ پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر ہونگے ان کے پاس داخلہ بلدیات اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے محکمے ہونگے۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف شہباز شریف نے کہا ہے کہ صوبائی بجٹ ٹیکس فری نہیں بلکہ ڈیویلپمنٹ فری اور عوام دشمن بھی ہے۔ کوئی نیا ترقیاتی کام جاری نہیں کیا گیا۔

○ مشترکہ صدارتی امیدوار کے سلسلے میں مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری جنرل سرتاج عزیز کی پیپلز پارٹی کے مختلف عہدیداروں اور وزرا سے بات چیت جاری ہے۔ دونوں اطراف سے فیصلہ ۴- نومبر کو ہو گا۔ ۴- نومبر ہی کاغذات واپس لینے کی آخری تاریخ ہے اسی روز حتمی امیدواروں کی فہرست شائع کی جائے گی۔

○ برطانوی پارلیمنٹ کے چار اراکین نے جن میں پارلیمنٹ کے انسانی حقوق گروپ کے چیئرمین بھی شامل ہیں تجویز پیش کی ہے کہ کشمیر میں پانچ سال کے لئے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی انتظامیہ قائم کی جائے۔ اس مدت کے خاتمے پر وادی میں رائے شماری کرائی جائے۔ کشمیر کے لئے اقوام متحدہ کا خصوصی نمائندہ مقرر کیا جائے۔ یہ فارمولا اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو پیش کیا جائے گا۔

○ پنجاب کے قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ میڈیکل میں داخلے کے لئے طالبات اور خواتین کا دھرنا حکومت کی ناکامی ہے۔ حصول علم کے لئے آواز اٹھانے والوں کے مطالبات پر حکومت کی بے حسی افسوسناک ہے۔

○ عالمی چیمپئن پاکستان نے شارجہ میں ویسٹ انڈیز کو پانچ وکٹوں سے ہرا دیا۔ ویسٹ انڈیز نے ۲۶۰ رنز بنائے جواباً" ابھی ایک اوور باقی تھا کہ پاکستان نے سکور برابر کر دیا۔ سعید انور نے شاندار ۱۳۱ رنز بنائے اور مین آف دی میچ کا ایوارڈ حاصل کیا۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، اور بائیوکیمک کی تمام ادویات ۔ خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں ۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ پاکستان ۔ فون آفس ۷۱۱، کلینک ۶۰۶

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام رشیدہ سے بدل کر رشیدہ عزیز رکھ لیا ہے۔ براہ کرم آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

رشیدہ عزیز
چک نمبر ۲۰/پی ڈاکخانہ شادی بستی
تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
ربوہ میں ہر ماہ کی 5 6 7 تاریخ کو
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُر امید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی 25 26 27 28 تاریخ کو
ھوالشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 558
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

کراچی میں ہر ماہ کی 12 13 14 15 تاریخ کو
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☎ 218527